بسم اللہ الرحمن الرحیم

آجکل جہاں فقہ جعفریہ میں کافی سارے موضوعات مورد بحث ہیں ان میں سے ایک موضوع حدیث کساء کا بھی ہے کہ کچھ علماء کے بقول اسکی کوئی سند نہیں ملتی اور یہ ایک ضعیف روایت ہے.

لیکن حقیقت اسکے برعکس ہے کیونکہ حدیث کساء جوکہ جابر عبداللہ بن عبداللہ انصاری سے مروی ہے وہ صحیح سند کے ساتھ وارد ہوئی ہے اور بڑے بڑے محققین و مجتہدین اس حدیث پر اعتماد کرتے ہیں اور اسکی سند کو قابل اطمینان جانتے ہیں.

سب سے پہلے ہمیں دیکھنا چاہئے کہ کسی روایت کے مقبول یا مردود ہونے کہ دو ہی اسباب ہیں:

1- سند کا صحیح و متصل یا ضعیف ہونا.

2- اس روایت کا مضمون یعنی متن قرآن و احادیث متواترہ کے موافق یا مخالف ہونا.

اب سب سے پہلے اگر حدیث کساء کی سند کا بغور معائنہ کیا جائے تو اہل علم تک اس بات کی رسائی مشکل نہیں کہ اسکی سند قابل اطمینان ہے جیسا کہ کافی سارے علماء و

محققین اسکے قائل ہیں باقی کچھ علماء اسکی سند کو ضعیف بھی جانتے ہیں لیکن وہ اس حدیث کو متن کے اعتبار سے معتبر و مشہور جانتے ہیں جیسا کہ آگے انشاءاللہ بحث میں آرہا ہے.

ہم فقط اختصار کے ساتھ حوالہ جات پر اکتفاء کرینگے کیونکہ اگر ہر عالم سے بعینہ عبارات کو نقل کیا جائے تو مضمون بہت طوالت پکڑ جائے گا.

تو اب سے پہلے ہم دیکھتے ہیں کہ اسکی سند العوالم العلوم میں شیخ عبداللہ البحرانی نے کچھ یوں ذکر کی ہے:

رأيت بخطّ الشيخ الجليل هاشم البحراني عن شيخه الجليل السيّد ماجد البحراني عن الشيخ الحسن بن زين الدين الشهيد الثاني العاملي عن شيخه المقدّس الأردبيلي عن شيخه عليّ بن عبد العالي الكركي العاملي عن الشيخ عليّ بن هلال الجزائري عن الشيخ أحمد بن فهد الحليّ عن الشيخ عليّ بن الخازن الحائري عن الشيخ ضياء الدين عليّ أبن الشهيد الأول العاملي عن ابيه عن فخر المحققين عن شيخه المحقق عن شيخه ابن نما الحليّ عن شيخه محمد بن إدريس الحليّ عن ابن حمزة الطوسي صاحب "ثاقب المناقب" عن الشيخ الجليل محمد بن شهر آشوب عن الطبرسيّ صاحب الإحتجاج عن شيخه الجليل الحسن بن محمد بن الحسن الطوسي عن أبيه شيخ الطائفة الحقةعن شيخه المفيد عن شيخه ابن قولويه القمي عن شيخه الكليني عن عليّ بن إبراهيم عن أبيه إبراهيم بن هاشم عن أحمد بن محمد بن أبي نصر البزنطي عن قاسم بن يحيى الجلاء الكوفي عن أبي بصير عن أبان بن تغلب عن جابر بن عبد الله الأنصاري.......

(العوالم العلوم جلد11 صفحہ 927 طبع قم مقدسہ)

اب اس سند و متن پر کچھ اعتراضات کئے جاتے ہیں جو یہ ہیں:

1- اس حدیث کا متن العوالم کے اصل قلمی نسخہ کے حاشیہ پر موجود ہے لہذا اس حدیث کو کیسے مانا جائے کہ یہ شیخ عبداللہ بحرانی کے ہی قلم سے لکھا گیا ہے؟

2- اس سند میں جتنے علماء ہیں ان میں سے کسی نے بھی اس حدیث کو اپنی کسی تصنیف میں نقل نہیں کیا.

3- اسکی سند ضعیف ہے کیونکہ اسکی سند میں قاسم بن یحی جلاء الکوفی ہے جسکو علماء الرجال مجہول قرار دیتے ہیں کہ اسکا کچھ پتہ نہیں کہ یہ کون ہے.

4- اسکی سند میں ابان بن تغلب ابوبصیر سے روایت کررہے ہیں جبکہ ابان کی ابوبصیر سے ملاقات ثابت نہیں.

5- یہ حدیث کساء اس متن کے ساتھ پرانی سے پرانی کتاب المنتخب میں ہے جو کہ علامہ طریحی نجفی کی ہے اور انکی وفات 1085 ہجری میں ہوئی اس سے پہلے یہ حدیث کسی کتاب میں نہیں ملتی.

پہلے اعتراض کا جواب:

یہ نسخہ جس کے حاشیہ پر حدیث کساء لکھی ہے یہ آیت اللہ شہاب الدین مرعشی کی لائبریری میں موجود ہے اور انکی تصدیق و تائید اس نسخہ پر موجود ہے جیسا کہ اس کتاب کے محقق سید محمد ابطحی اصفہانی نے بھی اسی نسخہ پر اعتماد کرتے ہوئے اسکی تخریج کی ہے اور انکے علاوہ بھی بہت سے علماء نے اسی نسخہ کی تائید کی ہے جیسا کہ قاضی نور اللہ شوستری, آیت اللہ سید محمد حسینی شیرازی, سید عبدالرزاق المقرم و علماء دیگر جنکا آگے ذکر آرہا ہے.

دوسرے اعتراض کا جواب:

اس سند میں موجود علماء کا اس حدیث کو اپنی کسی کتاب میں نقل نہ کرنا اس حدیث کے معتبر ہونے کے منافی نہیں ہوسکتا کیونکہ کافی ساری احادیث ایسی ہیں جن کی اسناد میں تفسیر قمی کے مصنف علی بن ابراہیم اور جابر الجعفی موجود ہیں لیکن انکی اپنی کتب میں وہ روایات نہیں ملتی.

اسکی بہت سی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں لیکن طوالت کے خوف سے ایسا ممکن نہیں باقی ایسا کوئی اصول اگر ہو(کہ سند میں موجود راوی اس روایت کو اپنی کسی کتاب میں نقل نہ کرے تو وہ مردود ہوگی) پیش کیا جائے اگر نہیں تو یہ اعتراض بوگس ہے.

تیسرے اور چوتھے اعتراض کا جواب:

ان دونوں اعتراض کا جواب یہ ہے کہ علماء متقدمین و متاخرین نے ایک قاعدہ اصول حدیث میں لکھا کہ کچھ راوی ایسے ہیں جو فقط وہی روایت کرتے ہیں جو بالکل صحیح و قابل اطمینان ہو ان راویوں کی جماعت کو 'اصحاب اجماع' کہا جاتا ہے.

مطلب کے ان راویوں سے ضعیف روایت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور ہمارے علماء یہاں تک کہتے ہیں کہ سند کا وہ حصہ جو ان سے آگے شروع ہو رہا ہو اسکی تحقیق کرنے کی ضرورت ہی نہیں کیونکہ یہ سوائے ثقہ راوی کے کسی سے روایت نہیں کرتے.

ان راویوں کی جماعت کے بارے میں یہ الفاظ اصول حدیث کی کتب میں نقل ہوئے ہیں

ممن اجمع اصحابنا علی تصحیح ما یصح عنهم:

انکے بارے میں ہمارے علماء کا اجماع ہے کہ جسکو وہ (اصحاب اجماع) صحیح کہہ دیں وہ صحیح مانی جائیگی.

اور دوسرے الفاظ یہ آئے ہیں:

لایرویہ الا عن ثقہ.

یہ سوائے ثقہ راوی کے کسی سے روایت نہیں کرتے.

اب حدیث کساء کی سند میں احمد بن محمد بن أبي نصر البزنطي انہی اصحاب اجماع میں سے ہے لہذا اسکے آگے کا راوی قاسم بن یحی جلاء الکوفی ہے جو کہ مجہول ہے لیکن برزنطی کا اس سے حدیث نقل کرنا اسکے ثقہ ہونے کے لئے کافی ہے اور دوسرا اعتراض بھی برزنطی کے بعد والی سند کے حصہ کا ہے کہ ابان بن تغلب کی ابوبصیر سے ملاقات ثابت نہیں.

لہذا برزنطی کے بعد قاسم بن یحی کی جہالت اور ابان اور ابوبصیر کے درمیان ارسال سند کے لئے مضر نہیں کیونکہ ان سے پہلے اصحاب اجماع میں سے راوی موجود ہے جس سے سند کی توثیق ثابت ہے.

اصحاب اجماع کا قاعدہ بہت سے علماء نے نقل کیا لیکن کچھ کتب کے حوالہ جات ہم دیتے ہیں تاکہ اہل علم اسکی تصدیق کرسکیں.

1- رجال کشی صفحہ 459.

2- رجال ابن داود صفحہ66

3- خلاصۃ الاقوال صفحہ74 علامہ حلی

4- العدۃ فی اصول الفقہ صفحہ154 شیخ طوسی

5- الرواشح الماویہ صفحہ79 محقق داماد

6- ذکری الشیعہ جلد1 صفحہ419 شہید اول

7- الرعایہ فی علم الدرایہ صفحہ80شہید ثانی.

8- مشرق الشمسین صفحہ27 بہاء الدین عاملی.

9- قاعدہ لاضرر ولا ضرار ص 19 آیت اللہ سیستانی.

10- من فقہ الزہرا جلد 1 ص 28 آیت محمد حسینی شیرازی.

ہم نے فقط کچھ کتب مع المؤلفین نقل کئے ہیں وگرنہ اس قاعدہ پر بے شمار علماء اعتماد کرتے ہیں لہذا یہ اعتراض بھی علمی اعتبار سے مردود ہے.

پانچویں اعتراض کا جواب:

یہ روایت فقط العوالم اور المنتخب میں ہی موجود نہیں بلکہ ان دونوں سے قدیم کتاب میں بھی اسی حدیث کساء کا مضمون وارد ہوا ہے.

آٹھویں صدی کے مایہ ناز شیعہ عالم حسن بن ابی الحسن دیلمی (صاحب ارشاد القلوب) نے مذکورہ حدیث کساء کو اپنی کتاب غرر الاخبار و درر الاثار فی مناقب الائمہ الاطہار صفحہ 298 پر نقل کیا ہے جسکی علماء نے بھی تصریح کی ہے کہ یہ الفاظ اسی حدیث کساء کے متن میں سے ہیں جیسا کہ سید محسن الامین نے اعیان الشیعہ جلد 5 صفحہ 251 پہ نقل کیا کہ:

غرر الاخبار ودررالاثار...وحدیث الکساء المشهور المذکور فی منتخب طریحی مذکور فیہ:

یہاں تک ان اعتراضات کے جوابات مکمل ہوئے اب ہم ان علماء و محققین کی طرف آتے ہیں جو حدیث کساء کے سند و متن کو معتبر جانتے ہیں.

1- شیخ حسن بن ابی الحسن الدیلمی:

ٹھویں صدی کے معروف شیعہ محدث اپنی تصنیف غرر الاخبار و درر الاثار فی مناقب الائمہ الاطہار صفحہ298 طبع قم ایران پر اسکے مضمون کو نقل کرتے ہیں.

2- شیخ عبداللہ البحرانی:

العوالم العلوم جلد11 صفحہ 927 طبع قم مقدسہ کے حاشیہ پر اس حدیث کو سند صحیح کے ساتھ نقل کرتے ہیں جس پہ اوپر بحث کی گئی.

3- شیخ محمد ابطحی اصفہانی.

العوالم العلوم کے محقق ہیں جنہوں اس حدیث پر مکمل اعتماد کرتے ہوئے اسکو معتبر جانا اور اسکو العوالم کا ہی حصہ قرار دیتے ہوئے اس حدیث کے فضائل نقل کئے.

4: قاضی نور اللہ شوستری شہید ثالث.

اپنی مشہور زمانہ کتاب احقاق الحق جلد 2 صفحہ 553 پر اسی حدیث کساء کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ شیعہ اس حدیث کو اپنی محافل میں پڑھ کر حاجات طلب کرتے ہیں اور شفاء پاتے ہیں.

5- شیخ فخر الدین الطریحی النجفی:

اپنی مشہور زمانہ کتاب المنتخب صفحہ 239 پر اس حدیث کو معتبر جانتے ہوئے نقل کرتے ہیں.

6- آیت اللہ سید محمد مہدی قزوینی.

اس جید عالم نے اس تمام حدیث کساء کو نظم کی صورت میں اشعار کے طور پر لکھا اور یہ ساری نظم شہید ثالث نے ہی احقاق الحق جلد 2 صفحہ 558 پر نقل کی ہے اور سید عبدالرزاق المقرم نے وفات الصدیقۃ الزہراء صفحہ49 پر نقل کی.

7- مولانا فرمان علی صاحب.

یہ مشہور ہستی جو کہ مترجم و مفسر قرآن ہے جن سے تقریبا ہر بندہ ہی واقف ہے یہ اپنی کتاب وظائف الابرار صفحہ 82 اردو ترجمہ میں اسی حدیث کساء کو معتبر لکھتے ہیں.

8-آیت اللہ العظمی سید محمد حسینی الشیرازی.

مشہور جانی مامی شخصیت ہیں جو کہ اسی حدیث کساء کو اپنی کتاب من فقہ الزہراء جلد 1 صفحہ 28 پر صحیح لکھتے ہیں اور اسکی سند پر بھی انہوں نے علمی بحث کی ہے اور اصحاب اجماع والے قاعدہ سے اسکی سند کو موثق ثابت کیا ہے.

9- شیخ سید عبدالرزاق المقرم.

آیت اللہ ابوالقاسم خوئی اور سید محسن الحکیم کے شاگرد ہیں جو کہ اپنی کتاب وفات الصدیقۃ الزہراء صفحہ 47 طبع بیروت میں اسکی سند کو صحیح اور اسکے متن کو متواتر لکھتے ہیں.

10- شیخ فاضل مسعودی.

یہ بھی مایہ ناز شیعہ عالم ہیں جنہوں نے بے شمار تصانیف لکھی ہیں.

انکی کتاب الاسرار الفاطمیہ صفحہ 198 پر اسی حدیث کساء کی سند کو صحیح و معتبر لکھتے ہیں.

اس عالم کی یہ کتاب آیت اللہ سید عادل علوی کی تحقیق کے ساتھ چھپی ہے اور انہوں نے ہی اس کتاب کو چھپوایا بھی ہے.

11- آیت اللہ سید صادق حسینی الروحانی.

ان سے مذکورہ حدیث کساء کی سند کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ اسکی سند بلاشبہ صحیح ہے اور مزید بحث کرتے ہوئے وہی اصحاب اجماع والے قاعدہ سے استدلال کرتے ہیں کہ برزنطی سے آگے کی سند کی تحقیق کرنے کی ضرورت ہی نہیں.

دیکھیں آیت اللہ روحانی کی کتاب السیدۃ الزہراء بین الفضائل والظلمات صفحہ 38

12- سید صادق حسینی الشیرازی.

آیت اللہ صادق الشیرازی بھی اسکی سند کو صحیح لکھتے ہیں جو کہ انکے فتاوی اور انکی ویب سائٹ پر بھی دیکھا جاسکتا ہے.

13- آیت اللہ سید محمد کاظم القزوینی.

یہ مایہ ناز مجتہد بھی اس حدیث کو اپنی کتاب فاطمۃ الزہراء من المہد الی اللھد صفحہ 239. میں مشہور احادیث میں شمار کرتے ہوئے العوالم العلوم سے نقل کرتے ہیں

14- آیت اللہ جواد تبریزی.

ان مجتہد سے بھی حدیث کساء کی سند کے بابت سوال کیا گیا جس کے جواب میں یہ فرماتے ہیں کہ حدیث کساء مشہور ہے اور اسکی قراءت سے توسل کیا جاتا ہے اور اپنی حاجات کو پورا کرنے کے لئے اس حدیث سے توسل کرنا چاہیئے.

دیکھیں انکی کتاب الانوار الالہیہ فی المسائل العقائدیہ صفحہ 109

15- آیت اللہ عباس مدرسی یزدی.

میں نے خود انکو انکی ای میل پہ سوال بھیجا کہ کیا حدیث کساء کی سند معتبر ہے؟

تو جواب میں ان آیت اللہ نے فرمایا کہ حدیث کساء جوکہ اضافی مضمون کے ساتھ العوالم میں درج ہے معتبر ہے اور اسکا مضمون شیعہ و سنی میں متواتر ہے لہذا اسکی سند دیکھنے کی ضرورت ہی نہیں

فتوی ہمارے پاس موجود ہے.

16- شیخ محمد باقر الکجوری.

یہ بھی مایہ ناز شیعہ عالم ہیں یہاں تک کہ آیت اللہ محمد صادق الکرباسی اپنی کتاب معجم المصنفات الحسینیہ جلد 3 صفحہ 14 میں شیخ باقر الکجوری کو سلطان المتکلمین کے لقب سے نوازتے ہیں.

یہ مایہ ناز عالم اپنی تصنیف الخصائص الفاطمیہ جلد 3 صفحہ 434 پر اسی حدیث کساء کے مضمون سے استدلال کرتے نظر آتے ہیں.

17- آیت اللہ شیخ جمیل حمود العاملی.

لبنان میں موجود ہیں اور یہ بھی اس حدیث کی سند کو صحیح جانتے ہیں اور اسکی سند پر تفصیلی بحث کی ہے انہوں نے اور اسی اصحاب اجماع کے قاعدہ سے استدلال کرتے ہیں اور اسکی سند کو صحیح قرار دیتے ہیں.

انکی ویب سائٹ کا لنک:

http://aletra.org/subject.php?id=173

18- آیت اللہ سید محسن حسینی طہرانی.

ان سے پوچھا گیا کہ کیا مذکورہ حدیث کساء صحیح السند ہے؟

یہ جواب میں فرماتے ہیں کہ اگرچہ اسکی کوئی صحیح سند نہیں مل سکی لیکن اسکے مضامین سے اسکا انتساب معصوم کی طرف کیا جاسکتا ہے.

لنک:

http://motaghin.com/ar_question_559.aspx

19- آیت اللہ سید علی حسینی المیلانی.

ان سے پوچھا گیا کہ کچھ لوگ العوالم میں موجود حدیث کساء پر اعتراض کرتے ہیں اور ضعیف کہتے ہیں جبکہ آیت اللہ تقی بھجت فرماتے تھے کہ اس حدیث کے فضائل و کمالات اتنے ہیں کہ اسکی سند کی ضرورت ہی نہیں تو آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب میں آیت اللہ میلانی فرماتے ہیں کہ جو حدیث کساء کو اجر و ثواب کی نیت سے پڑھتا ہے اسے وہ ملتا ہے اور ہمیں معترضین سے فرق نہیں پڑتا کیونکہ معترض یا تو جاہل ہیں یا پھر حاسد.

لنک دیکھیں:

http://al-milani.com/qa/qa.php?cat=10023&itemid=221

20- آیت اللہ سید محمد حسینی شاہرودی.

حدیث کساء کے جملے هم فاطمة وأبوها وبعلها وبنوها سے استدلال کرتے ہوئے بی بی زہراء کو تمام موجودات کا محور قرار دیتے ہیں.

لنک:

http://www.shahroudi.net/aghayeda/aghayedj1.htm

21- شیخ اسماعیل انصاری زنجانی الخوئینی.

اس جید عالم دین نے بی بی فاطمہ سلام اللہ علیہا کے موضوع پر ایک ضخیم کتاب 25 جلدوں میں لکھی جسکا نام الموسوعة الکبری عن الفاطمة الزہراء ہے اس کتاب کی جلد 22 صفحہ 528 میں بعینہ یہی حدیث کساء نقل کرتے ہیں.

22- آیت اللہ بشیر نجفی.

ان سے پوچھا گیا کہ کیا حدیث کساء جو کہ مفاتیح الجنان میں موجود ہے کی سند معتبر ہے ؟

تو جواب میں یہ فرماتے ہیں کہ اسکی سند معتبر ثابت نہیں لیکن اسکے الفاظ کا مضمون اور مفاد متعدد مختلف دلائل سے ثابت ہے.

دیکھیں انکی کتاب مختصر الاحکام صفحہ 163 اردو ترجمہ.

23- حجۃ الاسلام سید عدنان آل شبر بحرانی.

اس عالم نے بھی اس پوری حدیث کساء کو نظم کے اشعار کی شکل میں لکھا ہے پوری نظم پڑھنے کے لئے کتاب مسند فاطمۃ الزهراء صفحہ 62 از قلم السیّد حسین شیخ الاسلامي التويسركاني ملاحظہ کریں.

24- السیّد حسین شیخ الاسلامي التويسركاني.

انکا پورا نام حسین علی بن نوروز علی ملایری ہے. شیعہ کے بہت مایہ ناز اور نایاب علماء میں سے ہیں بارہویں صدی کے علماء میں سے ہیں شیخ محسن الامین نے اعیان الشیعہ جلد 6 صفحہ 131 میں انکی بہت تعریف کی ہے.

اس جید عالم نے اپنی کتاب مسند فاطمۃ الزہراء صفحہ 62 میں اس حدیث کساء کو نقل کیا اور کافی سارے مصادر بھی نقل کئے اور اسکی سند کو متصل قرار دیتے ہوئے اس پر اختصار کے ساتھ بحث کی اور اسکو ثابت کیا.

25- سید محمد کاظم طباطبائی الیزدی.

سلطان الفقہاء و رئیس المراجع سید محمد کاظم طباطبائی یزدی صاحب عروۃ الوثقی جنکو ہر اہل علم اچھی طرح جانتا ہے یہ بھی حدیث کساء پر اعتبار کے قائل ہیں.

ان سے پوچھا گیا کہ حدیث کساء جو بی بی زہراء سے مروی ہے اسکی سند صحیح ہے ؟

جواب میں یزدی صاحب فرماتے ہیں کہ یہ روایت المنتخب میں آئی ہے اسکی سند میں ارسال ہے لیکن اس قسم کی بہت سی روایات ہیں جو اس مذکورہ روایت(حدیث کساء) کے ضعیف یا مرسل ہونے پر مضر نہیں پھر آگے جاکر وہ اس حدیث کے توسل سے حاجات کا طلب کرنا بھی لکھتے ہیں.

دیکھیں انکی فارسی کتاب سوال و جواب صفحہ 444.

26- سید محمد علی الحلو.

جید عالم دین جو کہ نجف اشرف کے حوزہ میں تدریس کا کام کرتے رہے آیت اللہ شاہرودی اور آیت اللہ محمد سند کے ساتھ پڑھتے رہے شیخ محمد حسن مامقانی کے شاگردوں میں سے ہیں اور کافی ساری علمی کتب کے مصنف ہیں.

انہوں نے حدیث کساء کے اثبات پر پوری کتاب لکھی اور اس پر کئے جانے والے اعتراضات کا مکمل رد کیا.

کتاب کا نام مشاہدات الملاء الاعلی طبع نجف اشرف.

27- آیت اللہ سید محمد حسین حسینی جلالی.

سید محمد تقی حسینی جلالی کے شاگرد اور آیت اللہ محمود ہاشمی شاہرودی اور شیخ محمد علی طبسی کے ہم عصر ہیں اور شیخ محمد بھجت کے شاگرد.

انہوں نے بھی اپنی تصنیف الاکتفاء بما روی فی اصحاب الکساء صفحہ87 طبع قم المقدسہ میں اسی حدیث کساء کو نقل کرکے اسے مفصل مشہور حدیث کساء لکھتے ہیں اور آگے مزید قرائن سے اسے ثابت کرتے ہیں.

28- سید محمد علی سید ہاشم العلی.

سعودی شیعہ عالم جوکہ مدینہ میں تھے احساء میں علم حاصل کیا اور جید شیعہ علماء میں شمار کئے جاتے ہیں انکا لقب ہاشم الکبیر ہے.

انہوں نے بھی حدیث کساء کے موضوع پر پوری کتاب حدیث الکساء کے نام سے لکھی جس میں ان موصوف نے حدیث کساء کو صحیح ثابت کیا.

29- شیخ احمد الرحمانی ہمدانی.

شیعہ عالم دین جو ایران میں پیدا ہوئے اور شیخ آیت اللہ دامغانی کے مدرسہ میں پڑھے اسکے بعد طھران جاکر محمد تقی آملی اور ابوالحسن شعرانی کے شاگرد رہے پھر آیت اللہ اخوند ہمدانی کے مدرسہ میں تدریس کرتے رہے وفات کے بعد انکو علی بن بابویہ قمی شیخ صدوق کے والد کے مرقد میں دفن کیا گیا.

ان جید عالم دین نے اپنی کتاب فاطمۃ الزہراء بھجۃ قلب المصطفی صفحہ 292 پر العوالم سے سند کے ساتھ حدیث کساء کو نقل کیا اور اسکے مزید مصادر بھی نقل کئے اور اسکو ثابت کیا.

30- شیخ المحدثین مجتہد جواد عبدالعظیمی الشریف الرضوی النجفی صاحب.

یہ بزرگ اور اعلی پائے کے شیعہ مجتہد جوکہ جناب عبدالعظیم حسنی کے روضہ مبارک کے مجاور بھی تھے اپنی کتاب نور الافاق کے صفحہ 3 پر حدیث کساء کی سند کو صحیح قرار دیتے ہیں اور آگے صفحہ 4 پہ العوالم سے بالسند مذکورہ حدیث کساء کو نقل کرتے ہیں.

خاتمہ:

اب جو ابحاث علمی اور اس حدیث کے ناقلین اور اس پر اعتماد کرنے والوں کی فہرست ہم نے پیش کی ہے اس کے بعد اس حدیث کساء کے معتبر ہونے پر کوئی اشکال باقی نہیں رہتا.

لہذا یہ حدیث کساء جو جابر بن عبداللہ سے مروی ہے معتبر ہے چاہے سندی اعتبار سے ہو یا متن کے اعتبار سے لہذا اس حدیث پر تمام اعتراضات کا رد ہم نے پیش کر دیا اور ہماری طرف سے حجت تمام ہوئی.

الحمد للہ الذی جعلنا من المتمسکین بولایۃ علی ابن ابی طالب علیہ السلام و خاتم النبیین و آلہ...